جمعہ کی نماز ایک ایسا فرض ہے جس کی ادائیگی اس کا حق ادا کرتے ہوئے اس کے مقررہ وقت پر کی جائے ورنہ ادائیگی نہ کرنے کی صورت میں مسلمان اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آئے گا، قابل ملامت ہوگا۔

اس زمانے میں جب دنیاداری بہت زیادہ آ چکی ہے مسلمانوں کی اکثریت صرف عید کی نمازیں پڑھتی ہے یا پھر جیسا کہ غلط تصوّر پیدا ہو چکا ہے جمعۃ الوداع کی نماز پڑھتی ہے۔

اس زمانے میں ہر احمدی کو عبادتوں اور دعاؤں کے معیار کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ صرف رمضان اور رمضان کا آخری جمعہ نہیں بلکہ جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا پانچوں نمازیں اور جمعہ سے جمعہ اور رمضان سے رمضان ہمارے اندر پاکیزگی پیدا کرنے والا ہو۔

(جماعت احمدیہ UK کے ایک فدائی احمدی

مکرم ملک خلیل الرحمن صاحب (مرحوم) کا ذکر خیر)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ مورخہ 12/اکتوبر 2007ء بمطابق 12/اخاء 1386 ہجری شمسی

بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

يٰٓاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوْا الْبَيْعَ۔ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَ ابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوْا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا۔ قُلْ مَا عِنْدَاللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ۔ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ۔ (سورة الجمعة:10-12)

آج ہم اس رمضان کے آخری دن سے گزر رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں پھر اپنی رحمت سے اس سال اپنے گناہوں کی بخشش کے سامان پیدا کرنے، نیکیوں کو احسن رنگ میں بجالانے اور ان پر دوام اختیار کرنے اور اپنی رضا کے حصول کے لئے عطا فرمایا۔ پس خوش قسمت ہیں ہم میں سے وہ سب جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے انعامات اور احسانات کے نزول کے ان خاص دنوں سے فیض پایا۔

آج یہ جو جمعہ کا دن ہے، اس دن کی اپنی بھی ایک خاص اہمیت ہے اور اس دن کی اہمیت کا رمضان کے ہونے یا نہ ہونے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس کی اہمیت کے بارہ میں قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں ارشاد فرمایا ہے اور احادیث میں بھی آنحضرت ﷺ نے اس ارشاد کی مختلف رنگ میں وضاحت فرمائی ہے۔ گو کہ عامۃ المسلمین کی اکثریت اور بعض احمدی بھی سمجھتے ہیں کہ یہ رمضان کا جو آخری جمعہ ہے اس کی خاص اہمیت ہے اور ایک مومن قبولیت دعا کے نظارے بھی اس جمعہ میں عام جمعوں سے زیادہ دیکھتا ہے۔ اس لئے عموماً ہم دیکھتے ہیں کہ اخباروں میں اس آخری جمعہ کے حوالے سے جسے ایک غلط نام دے کر جمعۃ الوداع بھی کہا جاتا ہے، بڑی خاص اہمیت کے ساتھ مسلمان ممالک میں، مساجد میں جمعہ کی حاضری کی تصاویر اور اماموں کے خطبات کے حوالے سے خبریں شائع کی جاتی ہیں۔ بعض اخبار تو سپیشل ایڈیشن بھی شائع کرتے ہیں۔ میڈیا کے اس غلط انداز نے رمضان کے اس آخری جمعہ کے بارہ میں یہ غلط تصور پیدا کر دیا ہے کہ چاہے سارا سال نمازیں بھی نہ پڑھو، جمعہ بھی نہ پڑھو، صرف جمعۃ الوداع پر جا کر جمعہ پڑھ لو تو تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ انہی غلط قسم کی بدعات نے قضاء عمری کا تصور بھی پیدا کیا ہوا ہے۔ یہ انتہائی غلط تصور ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بہت شکر اور احسان ہے کہ ہم جو احمدی ہیں ہم اس بدعت سے عموماً بچے ہوئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے تو ہمیں نیکیوں پر قائم رہنے کی، ان میں دوام اختیار کرنے کی، ان میں ایک باقاعدگی اور تسلسل رکھنے کی تلقین فرمائی اور فرمایا کہ یہ تسلسل اگر رہے گا تو اللہ تعالیٰ غلطیوں اور کوتاہیوں سے صرف نظر فرماتا رہے گا اور ایسے انسان کے گناہ معاف ہوتے رہیں گے جس کا یہ عمل ہوگا۔

اس بارہ میں ایک حدیث میں آتا ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر انسان کبائر گناہ سے بچے تو پانچ نمازیں، ایک جمعہ سے دوسرا جمعہ اور رمضان سے اگلا رمضان ان دونوں کے درمیان ہونے والی لغزشوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

(الترغیب والترھیب جلد اول۔ کتاب الجمعۃ۔ الترغیب فی صلوۃ الجمعۃ والسعی إلیھا)

یعنی پہلی بات تو یہ یاد رکھو اور ہمیشہ یاد رکھو اور ذہن سے اس چیز کو نکال دو کہ سارا سال جو چاہے انسان کرتا رہے، جانتے بوجھتے ہوئے گناہوں میں ملوث رہے، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی نہ کرے، ان سے بے اعتنائی برتے تو پھر بھی جمعۃ الوداع کے دن اللہ تعالیٰ تمام گناہ معاف کر دے گا یا جمعۃ الوداع گناہوں کی معافی کا ذریعہ بن جائے گا۔

یا بعض سمجھتے ہیں کہ ایک حج کر لیا تو پاک ہو گئے اور اب پھر سے وہی دھوکے اور فتنے اور فساد کی اجازت مل گئی ہے۔ حکم ہے کہ کبائر سے بچیں۔ بڑے بڑے گناہوں کی بہت سی مثالیں ہیں۔ دوسرے کے مال میں ناجائز تصرف، یتیموں کا مال کھانا بھی کبائر میں ہے۔ جو کام انسان خود نہیں کرتا دوسروں کو کہنا کہ یہ کرو یہ بھی غلط ہے۔ آپس میں دو گروہوں کو لڑا دینا، دو آدمیوں کے تعلقات خراب کر کے فتنہ پیدا کرنا بھی کبائر میں سے ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فتنہ قتل سے بھی زیادہ بڑا گناہ ہے۔ تو ایک مومن جس کو اللہ کا خوف ہو، صرف یہ نہیں سمجھتا کہ چوری نہیں کی، زنا نہیں کیا، ڈاکہ نہیں ڈالا، قتل نہیں کیا تو یہی بڑے گناہ ہیں، ان سے بچ گیا تو گویا میرا معاملہ صاف ہو گیا۔ نہیں، بلکہ دھوکے سے کسی کا مال کھانا، چاہے وہ کسی شخص کا کھا رہا ہو یا حکومت کا کھا رہا ہو، پھر آپس میں دو دوستوں میں پھوٹ ڈلوانا، تعلقات خراب کرنا یہ سب باتیں اور اسی قسم کی اور باتیں بھی کبائر گناہ ہیں۔ پس جب انسان ایک کوشش کے ساتھ ان برائیوں سے بچے گا، اگر غلطی سے کوئی حرکت ہو جاتی ہے تو استغفار کرے گا تو فرمایا کہ پھر پانچ نمازیں جو سنوار کر ادا کی ہوئی نمازیں ہیں، ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ اور رمضان سے اگلے رمضان کے درمیان جو چھوٹی موٹی لغزشیں تمہارے سے ہو جائیں گی، انسان کمزور ہے، کمزوروں سے ہو جاتی ہیں، ایسی باتیں جو جان بوجھ کر کسی کو نقصان پہنچانے کے لئے نہ کی گئی ہوں، ان سے اللہ تعالیٰ درگزر فرمائے گا، ان کو معاف فرمائے گا اور یہ نمازیں اور یہ جمعہ اور یہ رمضان جنہیں نیکیوں کے حصول کے لئے اور برائیوں سے بچتے ہوئے ایک انسان ادا کرے گا یا ادا کرنے کی کوشش کی جائے گی تو پھر یہ چھوٹی موٹی لغزشوں کا کفارہ بن جائیں گی۔

تو دیکھیں آنحضرت ﷺ نے کہیں نہیں فرمایا کہ جمعۃ الوداع معافی کے سامان پیدا کرے گا۔ بلکہ پہلے نیک اعمال کی کوشش، اللہ سے اس کی مغفرت طلب کرنا اور جو عبادات مقرر کی گئی ہیں ان کو ادا کرنا ہے اور یہی ہے جو چھوٹی موٹی برائیوں کا کفارہ بن سکتا ہے۔

جو آیات مَیں نے تلاوت کی ہیں ان میں بھی اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔ اللہ فرماتا ہے، ترجمہ اس کا یہ ہے اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب جمعہ کے دن ایک حصّہ میں نماز کے لئے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف

جلدی کرتے ہوئے بڑھا کرو اور تجارت چھوڑ دیا کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔ پس جب نماز ادا کی جاچکی ہو تو زمین میں منتشر ہو جاؤ اور اللہ کے فضل میں سے کچھ تلاش کرو اور اللہ کو بکثرت یاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ اور جب وہ کوئی تجارت یا دل بہلاوا دیکھیں گے تو اس کی طرف دوڑ پڑیں گے اور تجھے اکیلا کھڑا ہوا چھوڑ دیں گے۔ تو کہہ دے کہ جو اللہ کے پاس ہے وہ دل بہلاوے اور تجارت سے بہت بہتر ہے اور اللہ رزق عطا کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

تو اللہ تعالیٰ نے واضح فرمادیا کہ جمعہ کے دن جب تمہیں نماز کے لئے بلایا جائے تو فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ ۔ اللہ کے ذکر کی طرف جلدی کرتے ہوئے بڑھو۔ تمہارے لئے سب سے مقدم جمعہ ہونا چاہئے کیونکہ یہی عبادت ہے جس سے تمہارے گناہوں کی بخشش ہونی ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جمعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ: جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی آتی ہے جس میں ایک مسلمان اللہ تعالیٰ سے نماز پڑھتے ہوئے جو بھی بھلائی مانگتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو وہ عطا کر دیتا ہے اور اپنے دست مبارک سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ گھڑی اور وقت بہت مختصر ہے۔ (بخاری۔ کتاب الجمعۃ۔ باب الساعۃ التی فی یوم الجمعۃ)

جیسا کہ ہم نے دیکھا، اس سے مراد جمعہ کی نماز ہے اور خطبہ بھی نماز کا حصہ ہے۔ تو یہ جمعہ کا مقام ہے کہ دعا کی قبولیت کی ایک گھڑی ہے جس میں تم جو خیر اللہ سے طلب کرو، اللہ عطا فرماتا ہے۔ پس تم یہ نہ سمجھو کہ تمہاری تجارتیں تمہیں فائدہ پہنچا رہی ہیں۔ تمہیں کیا ضمانت ہے کہ اگر تم تجارت کی خاطر جمعہ کی نماز چھوڑ و تو ضرور تمہیں اس میں تمہاری توقعات کے مطابق فائدہ ہوگا اور نفع ہوگا۔ لیکن اللہ کا رسول ﷺ اس بات کی تمہیں اطلاع دیتے ہیں کہ اگر اس دن ان اوقات میں تم اللہ سے خیر اور بھلائی طلب کر رہے ہو تو وہ تمہیں ضرور ملے گی بشرطیکہ تم کبائر سے بچنے کی شرط بھی پوری کر رہے ہو۔ پس یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ جب ایک مسلمان کو، ایک مومن کو، جمعہ کی نماز پر بلایا جائے تو جلدی کرو اور تجارتیں چھوڑ دو، یہی تمہارے لئے بہتر ہے۔ کہیں نہیں فرمایا کہ رمضان کے آخری جمعہ کے لئے تو تجارتیں چھوڑ دو کیونکہ اس میں خاص طور پر دعائیں قبول ہوں گی اور باقی جمعوں کو تجارتوں کی خاطر چھوڑ بھی دیا تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔

آنحضرت ﷺ نے ہمیں جمعہ کی اہمیت بلکہ اس کے فرض ہونے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے یہ ضرور فرمایا ہے کہ ہر مسلمان پر جماعت کے ساتھ جمعہ ادا کرنا ایسا حق ہے جو واجب ہے، سوائے غلام، عورت، بچے اور مریض

کے۔(سنن دارقطنی ، کتاب الجمعة باب من تجب علیه الجمعة)۔یہ سب لوگ معذور ہیں، مجبور ہیں اور مجبوری کے زمرے میں آتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ ظالم نہیں ہے۔ جہاں جائز عذر ہے وہاں چھوٹ بھی دی ہوئی ہے لیکن دنیاداری کو خدا کے مقابلے پر کھڑا نہیں کیا اور نہ ہی برداشت ہوسکتا ہے۔

حدیث کے الفاظ ہیں کہ اَلْجُمُعَةُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ۔لغت والے حق جب اللہ تعالیٰ کے احکام کے بارہ میں ہو تو اس کا یہ مطلب بیان کرتے ہیں کہ ایسا قول یا عمل جو اس طرح ہو کہ جس طرح پر اس کا ہونا ضروری ہے اور جس وقت اس کا ہونا ضروری ہے۔اور واجب یہاں ان معنوں میں آئے گا کہ یہ ایسا فرض ہے کہ جس کے نہ کرنے سے انسان قابل ملامت سمجھا جائے۔پس یہ الفاظ جو آنحضرت ﷺ نے بیان فرمائے بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔یعنی جمعہ کی نماز ایک ایسا فرض ہے جس کی ادائیگی اس کا حق ادا کرتے ہوئے اس کے مقررہ وقت پر کی جائے ورنہ ادائیگی نہ کرنے کی صورت میں مسلمان اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آئے گا، قابل ملامت ہوگا۔پس جمعہ کا چھوڑنا یا اس کو کوئی اہمیت نہ دینا، بڑا ہی فکر کا مقام ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ دوسری آیت میں فرماتا ہے کہ جب تم نے اپنی تجارت پر، اپنے کاروبار پر جمعہ کو اہمیت دی، جب تم نے میرے اس مقرر کردہ فریضے کی ادائیگی میں اپنے مادی مفاد کی کچھ پرواہ نہیں کی، تو یہ نہ سمجھو کہ مَیں نے تمہارا یہ عمل بغیر کسی انعام کے چھوڑا ہے۔نہیں، بلکہ اب جبکہ تم نے یہ فریضہ ادا کر دیا ہے تو اپنے کاروباروں میں، اپنی تجارتوں میں بیشک مصروف ہو جاؤ۔اب ان کاموں میں تمہاری اس عبادت اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل رکھ دیا ہے۔اب تم دنیا کی منفعتیں حاصل کرو اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس میں برکت پاؤ گے۔لیکن ان کاروباروں کے دوران بھی تم اللہ کا ذکر کرتے رہنا، اسے بھول نہ جانا۔اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے بنے رہنا۔تمہاری توجہ اس طرف رہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے کاروبار پر فضل فرمایا ہے تو مَیں اس کے احکامات کی تعمیل پہلے سے بڑھ کر کروں گا۔کاروباروں کو ہوشیاریوں، چالاکیوں سے ناجائز منافعوں کا ذریعہ نہ بناؤ۔اللہ کا جب حقیقی ذکر ہوگا تو خدا کا خوف بھی ہمیشہ رہے گا اور جب خدا کا خوف رہے گا، اس کے ذکر سے زبان تر رہے گی تو یہی چیز پھر تمہاری آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ ہوگی۔پھر تمہارے پر اس کی طرف سے مزید کامیابیوں اور فلاح کے دروازے کھلیں گے۔

آگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لیکن جو لوگ میرے اس حکم کو سن کر بھی جمعہ کو اہمیت نہیں دیتے، میری اس بات کو توجہ سے نہیں سنتے کہ اللہ کا ذکر کرنا ہی دراصل ہمیشہ کی فلاح کا باعث ہے بلکہ ان کے دل دنیا کی تجارتوں اور

لہوولعب میں ہی گرفتار ہیں اور اے نبی! ﷺ اللہ کے اس حکم کی طرف بلانے پر تیری آواز پر کان نہیں دھرتے تو ایسے لوگ منافق ہیں۔اس بارے میں آنحضرت ﷺ نے بڑا انذار فرمایا ہوا ہے۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس کسی نے بلا وجہ جمعہ چھوڑا وہ اعمال نامے میں منافق لکھا جائے گا جسے نہ تو مٹایا جا سکے گا اور نہ ہی تبدیل کیا جا سکے گا۔

(مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ۔ باب وجوبھا۔ الفصل الثالث صفحہ121)

پس اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ جب وہ کوئی تجارت دیکھتے ہیں، دل بہلاوا دیکھتے ہیں اور اس کی طرف توجہ کرتے ہوئے دوڑ پڑتے ہیں اور تَرَکُوْکَ قَآئِمًا تجھے اکیلا چھوڑ دیتے ہیں یعنی تیری بات پر کان نہیں دھرتے یہ ان منافقین کے بارہ میں ہے۔ ورنہ آنحضرت ﷺ کے تو ایسے جانثار صحابہؓ تھے جنہوں نے سخت سے سخت حالات اور جنگوں میں بھی آپؐ کو اکیلا نہیں چھوڑا۔

دوسری اس بات کی اہمیت اِس زمانے کے لئے ہے جب مسلمان دنیاداری میں ملوث ہیں۔ یہ زمانہ جس میں لہوولعب کے بھی قسم ہا قسم کے سامان میسر ہیں اور تجارتیں اور کاروبار بھی ایک خاص کشش لئے ہوئے ہیں اور عملاً مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد جمعہ کی نماز کی طرف کم توجہ دیتی ہے۔آنحضرت ﷺ کے زمانے میں منافقین کے آپؐ کی آواز پر کان نہ دھرنے سے آپ اکیلے نہیں تھے، گو منافقین یہی تصور کرتے تھے کہ ہم نے اکیلا چھوڑ دیا، اس وقت صحابہؓ کا ایک گروہِ کثیر آپؐ کے ساتھ تھا۔لیکن اس زمانہ میں جب دنیاداری بہت زیادہ آ چکی ہے اور مسلمانوں کی اکثریت صرف عید کی نمازیں پڑھتی ہے یا پھر جیسا کہ غلط تصوّر پیدا ہو چکا ہے جمعۃ الوداع کی نماز پڑھتے ہیں تو یہ اس زمانے کے مسلمانوں کے لئے خاص طور پر قابل توجہ ہے۔آنحضرت ﷺ اس بارہ میں انذار فرما چکے ہیں۔

ایک حدیث میں آتا ہے۔حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر وہ شخص جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس پر جمعہ کے دن جمعہ پڑھنا فرض کیا گیا ہے۔سوائے مریض، مسافر، عورت، بچے اور غلام کے۔جس شخص نے لہوولعب اور تجارت کی وجہ سے جمعہ سے لاپرواہی برتی، اللہ تعالیٰ بھی اس سے بے پرواہی کا سلوک کرے گا۔یقیناً اللہ تعالیٰ بے نیاز اور حمد والا ہے۔

(سنن دارقطنی ۔کتاب الجمعة ۔ باب من تجب علیه الجمعة)

پس اللہ تعالیٰ کی لاپرواہی کوئی معمولی چیز نہیں ہے بلکہ ہر ذی شعور جس میں اللہ کا خوف ہے، خوب

سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی لاپرواہی سے مراد تباہی اور بربادی ہے۔نہ دین ملتا ہے اور نہ دنیا ملتی ہے۔من حیث الجماعت اگر آج مسلمانوں کی حالت دیکھیں تو صاف پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے احکامات کی بجا آوری نہ کرکے، اللہ تعالیٰ کے حکموں کو پس پشت ڈال کر یہ حالت ہے۔اور آخرت کا نقشہ کہ وہاں سلوک کیا ہوگا؟ ایک روایت میں یوں کھینچا گیا ہے۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز جمعہ پڑھنے آیا کرو اور امام کے قریب ہو کر بیٹھا کرو اور ایک شخص جمعہ سے پیچھے رہتے رہتے جنت سے پیچھے رہ جاتا ہے حالانکہ وہ جنت کا اہل ہوتا ہے۔(مسند احمد بن حنبل۔ مسند سمرہ بن جندب)

ایک دوسری روایت میں یہ بھی ہے کہ اللہ کے حضور جمعوں کے حساب سے بیٹھے ہوں گے۔پس کس قدر بدنصیبی ہے کہ بعض اعمال کی وجہ سے جنت کا اہل ہوتے ہوئے بھی صرف جمعہ نہ پڑھنے کی وجہ سے جنت سے دور کر دیا جاتا ہے۔

پھر آنحضرت ﷺ جمعہ چھوڑنے والوں سے خود کس قدر ناراضگی کا اظہار فرماتے ہیں۔ایک روایت میں آتا ہے۔حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ لوگ جو جمعہ چھوڑتے ہیں ان کے متعلق میرا دل چاہتا ہے کہ مَیں کسی اور شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور مَیں جمعہ سے پیچھے رہنے والوں کے گھروں کو آگ لگا دوں۔

(مسلم۔ کتاب المساجد ومواضع الصلوٰۃ۔ باب فضل للصلوٰۃ الجمعۃ وبیان التشدید فی التخلف عنہا)

پس اس انذار کو ہر ایک کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔آنحضرت ﷺ کی اس کیفیت کو ہمیں اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔آپؐ تو رحمۃ للعالمین ہیں۔آپؐ کا دل تو جانوروں اور پرندوں کے لئے بھی پیار، محبت اور رحمت سے بھرا ہوا ہے۔لیکن جب اللہ تعالیٰ کے احکامات سے کسی کو ہٹا ہوا دیکھتے ہیں تو فرماتے ہیں کہ مَیں جمعہ نہ پڑھنے والوں کے گھروں کو آگ لگا دوں۔

یہ اظہار بھی اس ہمدردی کی وجہ سے ہے جو آپؐ کے دل میں اپنی قوم کے لئے تھی کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اتنا قریب آیا ہوا ہے، تمہاری دنیاوی تجارتوں اور مفادات اور رونقوں کے مقابلے میں ہزاروں لاکھوں گنا زیادہ تمہارے مفادات کے سامان کر رہا ہے پھر بھی تم نہیں لے رہے۔ یہ اظہار اس لئے نہیں کہ مَیں کر دوں گا۔ یہ اظہار اس لئے ہے کہ ایسے نافرمانوں کو جمعہ کی اہمیت کا اندازہ ہو۔اللہ اپنی رحمتیں بانٹ رہا ہے اور تم لے نہیں

رہے۔سمجھ رہے ہو کہ گھر کے آرام یا تجارتیں یا دنیاوی فائدے جمعہ کے اجر سے زیادہ فائدہ دے رہے ہیں۔آپ کیا فرما رہے ہیں کہ اگر میرے سے پوچھو تو پھر مَیں تمہیں بتاؤں کہ اس دنیاوی آرام و آسائش، کھیل کود اور تجارتوں کو اگر تمہیں آگ لگا کر، ان سے چھٹکارا پاتے ہوئے بھی جمعہ کے لئے آنا پڑے تو آؤ اور ان سے بچو اور جمعہ کی برکات سے فائدہ اٹھاؤ تا کہ روحانیت میں ترقی کرو، تا کہ قبولیت دعا کے نظارے دیکھو، تا کہ خدا تعالیٰ کا قرب اور اس کی رضا حاصل کرو اور دائمی تجارتوں کے وارث بن جاؤ جن میں کبھی کوئی خسارہ نہیں۔

آج ہمیں غیر قوموں کی، مذہب سے بھٹکے ہوؤں کی رونقیں اور تجارتیں اور دولتیں اپنی طرف کھینچ رہی ہیں اور نتیجۃً اپنے اس مقصد کو بھول رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنے میں ہی سب برکات ہیں اور اس کے بلانے پر آنے پر ہی تمام تجارتیں ہیں، ایسی تجارتیں ہیں جو ہمیشہ کے لئے فائدہ دینے والی ہیں۔تو یہ واضح کیا جا رہا ہے کہ سن لو یہ دنیا کی رونقیں اور تجارتیں اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنتوں کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہیں۔پس ہم میں آج اگر تھوڑی تعداد بھی دوسروں کی نقل میں صرف جمعۃ الوداع کو اس لئے اہمیت دے رہی ہے کہ آج گناہ بخشوا لئے، اب اگلے سال دیکھی جائے گی تو ایسے سب لوگ انتہائی غلطی پر ہیں۔ہاں اگر اس لئے آئے ہیں کہ آج کے جمعہ سے فیضیاب ہوتے ہوئے، اس کی برکات سے فیضیاب ہوتے ہوئے اب جمعوں کی حاضری میں باقاعدگی اختیار کرنی ہے تو یہ بہترین اور بابرکت ترین دن ہے ایسے شخص کی زندگی میں جس میں ایسا انقلاب پیدا ہوا۔اس زمانے میں جیسا کہ مَیں نے کہا، جمعوں کی خاص اہمیت ہے کیونکہ سامان لہو ولعب بھی بہت ہے اور تجارتوں کی لالچیں بھی بہت ہیں۔اس لئے ان سے بچنا بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑے اجر کا باعث ہے، اس کا ثواب بھی بہت بڑا ہے۔

لیکن ایک احمدی کو اس لحاظ سے بھی اس جمعہ کی اہمیت کو مدنظر رکھنا چاہئے اور اس پیغام کو پھیلانا چاہئے کہ یہ زمانہ جس میں سے ہم گزر رہے ہیں آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق اور اللہ تعالیٰ کی اس سورۃ یعنی سورۃ الجمعہ میں اترے ہوئے احکامات کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ ہے۔اس سورۃ میں وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعة:4) کا اعلان بھی ہے کہ ایک دوسری قوم بھی ہے جن میں وہ اسے بھیجے گا جو ابھی تک ان سے ملی نہیں۔پس اس میں آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کے بھیجنے کی خوشخبری اور اعلان تھا جس نے ایک جماعت بنانے کے لئے، مسلمانوں کو جمع کرنے کے لئے، انہیں جمعہ کی اہمیت کا احساس دلانے کے لئے آواز دینی تھی۔جو مبعوث ہوا اور اس نے آواز دی اور ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم نے اس کو مانا کہ ہم آواز پر لبیک

کہتے ہوئے فلاح کے راستوں کی تلاش کی غرض سے اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والے ہیں۔ ہم وہ نہیں جو صرف سال کے سال جمعہ پڑھنے والے ہیں بلکہ ہم وہ ہیں جنہوں نے اصل کو پالیا۔ اس اصل کو پالیا ہے کہ مَا عِنْدَاللّٰہِ خَیْرٌ مِّنَ اللَّھْوِ وَمِنَ التِّجَارَۃِ یعنی جو اللہ کے پاس ہے وہ اس دل بہلاوے اور تجارت سے بہتر ہے۔ اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ اے اللہ! ہم نے تیرے اس اعلان کو خوب سمجھا ہے جو تُو نے اپنے پیارے رسول ﷺ کے ذریعہ سے کرایا تھا اور جس کا فہم و ادراک ہمیں حقیقت میں اس افضل الرسل ؐ کے عاشق صادق نے کروایا کہ وَاللّٰہُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْن کہ اللہ تعالیٰ رزق عطا کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔ اور ایسی ایسی جگہوں سے رزق دیتا ہے جہاں سے بندے کو گمان بھی نہیں ہوتا۔ پس ہم کس طرح رسول کو اکیلا چھوڑ کر لہو ولعب اور کھیل کود میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ یہ ہے وہ فہم و ادراک جو کم از کم ہر احمدی میں جمعہ کی اہمیت کے بارہ میں ہونا چاہئے۔ پس ہمیشہ یاد رکھو کہ احمدی یہ کبھی نہ بھولے کہ زمانہ کے امام کو مان کر، مسیح موعود کو مان کر ہماری ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ ہمارے جمعے اب عام جمعے نہیں رہے۔ ہماری اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کی کوشش اب سطحی نہیں رہی کہ عمل کر لیا، کر لیا، نہ کیا تو کوئی حرج نہیں۔ ہم نے تو اپنے جمعوں کی بھی حفاظت کرنی ہے۔ اپنی نسلوں کے جمعوں کی بھی حفاظت کرنی ہے اور جو تمام مسلمانوں اور تمام قوموں کو دین واحد پر جمع کرنے کا کام ہمارے سپرد ہوا ہے اس کی بجا آوری بھی کرنی ہے۔ اگر ہمارے جمعوں میں باقاعدگی نہیں، اگر ہمارے جمعوں میں ایک خاص توجہ نہیں تو ہماری بیعت کا دعویٰ بھی بے فائدہ ہے۔ ہمارا قول و فعل کا تضاد بھی قابل فکر ہے۔

مَیں نے نسلوں کی تربیت کی بات کی ہے تو یہ بھی ذکر کر دوں کہ بعض بیویاں، بعض عورتیں اپنے خاوندوں کے بارہ میں دعا کے لئے لکھتی ہیں کہ دعا کریں کہ انہیں نمازوں میں باقاعدگی کی طرف توجہ پیدا ہو جائے، انہیں جمعوں میں باقاعدگی کی طرف توجہ پیدا ہو جائے۔ اس بات سے خوشی بھی ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایسی عابدات عطا کی ہوئی ہیں جن کو اپنی نمازوں کے ساتھ اپنے خاوندوں اور بچوں کی بھی فکر ہے۔ لیکن اس بات سے خوشی کے ساتھ ایک فکر بھی گھیر لیتی ہے کہ اگر ان خاوندوں کی، ان باپوں کی اصلاح نہ ہوئی جو دین کی طرف پوری توجہ نہیں دیتے تو ان کے بچے بھی ان کی دیکھا دیکھی وہی عمل نہ شروع کر دیں۔ آج کے زمانے میں جیسا کہ مَیں نے بتایا کھیل کود، لہو ولعب کی قسمیں بھی بے انتہا ہیں، دین سے بے توجہگی کہیں ان نئی نسلوں کو بھی لہو ولعب میں مبتلا نہ کر دے۔ جماعت کے بچے اللہ نہ کرے، اللہ نہ کرے، دین سے اور خدا سے اتنے دور نہ چلے جائیں جہاں سے واپسی مشکل ہو جائے۔

پس اس زمانے میں ایک احمدی کی ذمہ داریاں بہت بڑھی ہوئی ہیں۔ایک امانت جو ہمارے سپرد ہے، ایک عہد جو ہم نے کیا ہے اس کا حق ادا کرنا ہے اور یہ حق دعا اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر ادا نہیں ہو سکتا اور اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان کرتے ہوئے جمعے میں وہ گھڑی رکھی ہے جس میں وہ اپنے سے مانگی ہوئی ہر خیر کی دعا قبول فرماتا ہے۔اور اس سے بڑی خیر کی دعا کیا ہوگی کہ ہم اللہ سے اپنی نسلوں کے اس سے مضبوط تعلق کی دعا مانگیں تاکہ وہ دین جو اللہ تعالیٰ کا آخری دین ہے اس پر قائم رہنے، اس پر اپنی نسلوں کو قائم رکھنے اور اس کے پھیلانے میں ہمارا بھی کردار ہو اور ہم حقیقت میں جمعہ کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ہم حقیقت میں اُس مقصد کو پورا کرنے والے ہوں جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا تھا۔اور آپؑ نے آخرین میں بھی ایک جماعت پیدا کر دی جو پہلوں سے ملے اور وہ مقام حاصل کیا اور انقلاب پیدا کرنے کی کوشش کی جو پہلوں نے کیا تھا۔انہوں نے اپنی عبادتوں کے معیار بھی حاصل کئے، اپنے تعلق باللہ کے بھی مقام حاصل کئے۔ہم میں سے بہت ہیں جن کو اس بات پر فخر ہے کہ ہم ان صحابہؓ کی اولادیں ہیں جن کو پہلوں سے ملنے کا مقام ملا۔یہ فخر کسی کام نہیں آئے گا اگر ہم نے اپنے اعمال میں بھی ان بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے پاک تبدیلیاں پیدا نہ کیں۔پس فکر کا مقام ہے اور بہت فکر کا مقام ہے۔اس طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔

آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے آنے کا انقلاب تو اب آنا ہے۔تمام دنیا نے آپؐ کے جھنڈے تلے آنا ہے، انشاء اللہ، کہ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ہمیں اپنی کمزوریوں پر نظر رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے، شعائر اللہ کی حفاظت کرتے ہوئے اس انقلاب کا حصّہ بننا ہے تبھی ہم اس زمانے اور ان جمعوں کی برکات سے فیضیاب ہونے والے کہلا سکیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک ارشاد پیش کرتا ہوں۔آپؑ فرماتے ہیں کہ:

"خدا تعالیٰ نے جو اتمام نعمت کی ہے وہ یہی دین ہے جس کا نام اسلام رکھا ہے۔پھر نعمت میں جمعہ کا دن بھی ہے جس روز اتمام نعمت ہوا۔یہ اس طرف اشارہ تھا کہ پھر اتمام نعمت جو لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ (الصف:10) کی صورت میں ہوگا، وہ بھی ایک عظیم الشان جمعہ ہوگا۔وہ جمعہ اب آ گیا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے وہ جمعہ مسیح موعودؑ کے ساتھ مخصوص رکھا ہے۔اس لئے کہ اتمام نعمت کی صورتیں دراصل دو ہیں۔اوّل تکمیل ہدایت، دوم تکمیل اشاعت ہدایت۔اب تم غور کر کے دیکھو تکمیل ہدایت تو آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں کامل طور پر ہو چکی لیکن اللہ تعالیٰ نے مقدر کیا تھا کہ تکمیل اشاعت ہدایت کا زمانہ دوسرا زمانہ ہو، جبکہ آنحضرت ﷺ بروزی رنگ میں ظہور

فرماویں اور وہ زمانہ مسیح موعود اور مہدی کا زمانہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ اس شان میں فرمایا گیا ہے ۔ تمام مفسرین نے بالاتفاق اس امر کو تسلیم کرلیا ہے کہ یہ آیت مسیح موعودؑ کے زمانہ سے متعلق ہے۔ درحقیقت اظہار دین اسی وقت ہوسکتا ہے جبکہ کل مذاہب میدان میں نکل آویں اور اشاعت مذہب کے ہر قسم کے مفید ذریعے پیدا ہو جائیں اور وہ زمانہ خدا کے فضل سے آ گیا ہے۔ چنانچہ اس وقت پریس کی طاقت سے کتابوں کی اشاعت اور طبع میں جو جو سہولتیں میسر آئی ہیں وہ سب کو معلوم ہیں۔ ڈاکخانوں کے ذریعہ سے کل دنیا میں تبلیغ ہوسکتی ہے۔ اخباروں کے ذریعہ سے تمام دنیا کے حالات پر اطلاع ملتی ہے۔ ریلوں کے ذریعہ سے سفر آسان کر دئے گئے ہیں۔ غرض جس قدر آئے دن نئی ایجادیں ہوتی جاتی ہیں اسی قدر عظمت کے ساتھ مسیح موعودؑ کے زمانہ کی تصدیق ہوتی جاتی ہے اور اظہار دین کی صورتیں نکلتی آتی ہیں۔ اس لئے یہ وقت وہی وقت ہے جس کی پیشگوئی اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ سے لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ کہہ کر فرمائی تھی۔ یہ وہی زمانہ ہے جو اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ (المائدہ:4) کی شان کو بلند کرنے والا اور تکمیل اشاعت ہدایت کی صورت میں دوبارہ اتمام نعمت کا زمانہ ہے۔ اور پھر یہ وہی وقت اور جمعہ ہے جس میں وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ کی پیشگوئی پوری ہوتی ہے۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ کا ظہور بروزی رنگ میں ہوا ہے اور ایک جماعت صحابہؓ کی پھر قائم ہوئی ہے۔ اتمام نعمت کا وقت آ پہنچا ہے لیکن تھوڑے ہیں جو اس سے آگاہ ہیں اور بہت ہیں جو ہنسی کرتے اور ٹھٹھوں میں اڑاتے ہیں۔ مگر وہ وقت قریب ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے موافق تجلّی فرمائے گا اور اپنے زور آور حملوں سے دکھا دے گا کہ اس کا نذیر سچا ہے''۔

(ملفوظات حضرت مسیح موعودعلیہ السلام جلد دوم صفحہ 134-135 جدید ایڈیشن)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بھی فرمایا کہ یہ جو زمانہ ہے جس میں سے ہم گزر رہے ہیں، اس میں تمام دینوں نے جمع ہونا ہے اور اس میں اشاعت ہدایت کا کام تکمیل کو پہنچنا ہے ۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہی زمانہ ہے۔ یہی وہ زمانہ ہے جس میں تمام دین میدان میں نکلے ہوئے ہیں بلکہ وہ بھی جو خدا کو نہیں مانتے ان اشاعت کے سامانوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک دنیا کو ورغلانے میں لگے ہوئے ہیں، ہدایت سے دُور لے جانے میں لگے ہوئے ہیں۔ اس وقت تمام دوسرے فرقے اور مذاہب بشمول عیسائیت اور دوسرے بھی احمدیت کو چیلنج کر رہے ہیں لیکن انشاء اللہ تعالیٰ غلبہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہی مقدر ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے وقت کی چند ایجادات کا ذکر فرمایا ہے اور فرمایا کہ '' جس

قدر آئے دن نئی ایجادیں ہوتی جاتی ہیں اُسی قدر عظمت کے ساتھ مسیح موعودؑ کے زمانہ کی تصدیق ہوتی جاتی ہے اور اظہار دین کی صورتیں نکلتی آتی ہیٗ'۔ آج دیکھیں سیٹلائٹ، ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ نے اس میں مزید وسعت پیدا کردی ہے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائیدات کے طور پر ایم ٹی اے اور انٹرنیٹ بھی آپ کو مہیا فرما دیا ہے جس کے ذریعہ سے تبلیغ کا کام ہو رہا ہے۔ یہ سب دین واحد پر جمع کرنے کے سامان ہیں جیسا کہ آپؑ نے فرمایا۔ پس اللہ تعالیٰ تو یہ انتظامات فرما رہا ہے لیکن ہمیں بھی اس کے حکموں پر چلتے ہوئے اس زمانہ میں اپنی سوچوں کو وسعت دیتے ہوئے دعاؤں کے ساتھ اپنی اور اپنی نسل کی فکر کرتے ہوئے اس انقلاب میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے جہاں ہم اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ کے نظارے دیکھتے ہوئے فیض پانے والے ہوں۔

پس اس زمانے میں ہر احمدی کو عبادتوں اور دعاؤں کے معیار کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ صرف رمضان اور رمضان کا آخری جمعہ نہیں بلکہ جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا پانچوں نمازیں اور جمعہ سے جمعہ اور رمضان سے رمضان ہمارے اندر پاکیزگی پیدا کرنے والا ہو۔ اللہ ہماری لغزشوں کو معاف فرمائے اور ہمیں بھی ان لوگوں میں شامل فرمائے جو فتح اور کامرانی کے نظارے دیکھنے والے ہوں گے۔ پس آج ہمیں اس جمعہ میں یہ عہد کرنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں روزے کے ساتھ اس جمعہ کی عبادت کی توفیق عطا فرمائی ہے تو ہم اس مقصد کو سب سے پہلے اپنے اوپر لاگو کرنے والے بنیں جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے تھے اور اس کے لئے اپنی تمام برائیوں اور بدیوں کو نیکیوں میں بدلنے کی کوشش کریں۔ تمام ناپاکیوں کو پاکیوں میں بدلنے کی کوشش کریں۔

پس یہ تھوڑا سا وقت جو روزے کے اختتام اور رمضان کے اختتام میں اور جمعہ کے اختتام میں رہ گیا ہے اس میں ذکر الٰہی سے اپنی زبانیں تر رکھیں۔ بقیہ وقت اس بات کو ذہن میں رکھ کر اس کی جگالی کریں کہ ہم نے رمضان میں جو نیکیوں کی کوشش اور عبادات کی کوشش، اللہ کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی کوشش کی ہے، مالی قربانیوں کی کوشش کی ہے۔ تحریک جدید اور وقف جدید کے وعدے پورے کرنے کی ان دنوں احمدی بہت کوشش کرتے ہیں تو ان تمام اعمال اور ان نیکیوں کو اس جمعہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ قبول فرمالے۔ اے اللہ! ہمیں اب ان عبادتوں، ان دعاؤں، ان نیکیوں، ان حقوق کی ادائیگیوں میں ہمیشہ قائم رہنے کی توفیق عطا فرما۔ ہمارا آئندہ ہر کام اور ہر عمل تیری رضا کا حصول ہو جائے جس کی برکات سے تُو ہمیشہ ہمیں متمتع فرماتا رہے۔ ہمیں ان انقلابات

کے نظارے دکھانا جن کا وعدہ تُو نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیا ہے۔ اپنے پیار کرنے والے اللہ سے ہم امید رکھتے ہیں کہ یہ دعائیں جب ہر ایک احمدی کے دل سے آج کے دن یکجائی صورت میں اُبل کر نکلیں گی تو ہر دل سے نکلی ہوئی دعا کا یہ سَوتا لاکھوں کروڑوں سَوتوں کی صورت میں جمع ہو کر اس تیز بہاؤ والے دریا کی صورت اختیار کر لے گا جس کے سامنے آیا ہوا ہر گند صاف ہو جاتا ہے۔ ایک دوسرے کی دعاؤں کی مدد سے ہمارے دلوں کے میل اسی طرح دھلتے چلے جائیں۔ پس آج کی دعاؤں کو اس شفاف پانی کے دھارے کی صورت بنا دیں، یہ شفاف پانی کا دھارا جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے بنایا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے ہی بنتا ہے اور بنے گا اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے فیض پاتے ہوئے ہمارے دلوں کی کدورتوں اور میلوں کو مزید دھوتا چلا جائے گا اور ہم نیکیوں پر دوام اختیار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مزید رضا اور اس کا قرب پانے والے بنتے چلے جائیں اور قبولیت دعا کے نظاروں کو دیکھنے والے ہوں۔ دلوں کی پاکیزگیوں کو دیکھنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے پیار کو دیکھنے والے ہوں۔ دشمن سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے والے ہوں اور اپنے آخری مقصد یعنی اللہ تعالیٰ کی حکومت اپنے دلوں میں بھی اور دنیا کے دلوں میں بھی قائم کرنے والے ہوں۔ اللہ کے پیارے رسول ﷺ کے دین کا جھنڈا جو اس زمانے میں مسیح موعودؑ کے سپرد کیا گیا ہے اسے اس جمعہ کی برکات سے تمام دنیا میں لہراتا ہوا دیکھنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کو پورا ہوتا ہوا دیکھیں کہ دینِ واحد پر اس مسیح موعودؑ نے اب جمع کرنا ہے۔

پس یہ جمعہ جو دائمی برکات کا حامل ہے اور برکات سے فیضیاب کرنے والا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اسے دیکھنے اور پانے کی توفیق عطا فرمائے۔ بعید نہیں کہ ہماری دعاؤں کے دوران اس وقت بھی ہمیں وہ گھڑی میسر آ گئی ہو جو قبولیت دعا کی گھڑی ہوتی ہے۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔ رمضان کے آخری دن میں خاص طور پر ہر بیمار، مجبور، ضرورتمند کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ تمام دین کی خدمت کرنے والوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ تمام واقفین زندگی کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ وہ بچے جن کے والدین نے، بچوں نے خود اپنے آپ کو وقف کیا ہے ان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اللہ تعالیٰ انہیں اپنے عہد نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ مالی قربانی کرنے والوں کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ امتِ مسلمہ کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ تمام انسانیت کو دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ہر تکلیف اور تباہی سے ان سب کو بچائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا:

اس وقت مَیں ایک ذکر کرنا چاہتا ہوں جیسا کہ ہمارے میں سے اکثریت کو پتہ ہے کہ ہمارے ایک فدائی کارکن، بڑے فدائی احمدی مکرم ملک خلیل الرحمٰن صاحب 5/ اکتوبر کو گزشتہ جمعہ وفات پا گئے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ بڑے پرانے جماعت کے خدمت کرنے والے کارکنوں میں سے تھے۔ جب ایم ٹی اے شروع ہوا ہے اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے خطبات ،تقریروں اور درسوں کا انگریزی میں ترجمہ کرتے رہے۔ پھر میرے بھی خطبات اور تقریروں کے ترجمے انہوں نے کئے۔ اور گزشتہ جمعہ کو بھی جمعہ پر جانے کے لئے تیار ہو کر بیٹھے تھے کہ مسجد جا کر ترجمہ کا فرض ادا کرنا ہے لیکن اسی دوران ان کو ہارٹ اٹیک ہوا اور جانبر نہ ہو سکے۔ پہلے تو پتہ بھی نہیں لگ رہا تھا کہ تکلیف کیا ہے۔ شام کے وقت پتہ لگا کیونکہ اس وقت وہ گھر میں اکیلے تھے۔ اکثر اعتکاف بیٹھا کرتے تھے۔ بڑے دعا گو تھے اور اعتکاف میں جو بڑا اہتمام کیا جاتا ہے، عام طور پر لوگ بڑے بڑے بستر لے کر آتے ہیں، وہ ایک رضائی یا لحاف لے آتے تھے اور بغیر تکیہ کے اس کو آدھے کو نیچے بچھا لیا کرتے تھے اور آدھے کو اوپر۔ یہ ان کے بعض ساتھیوں نے بتایا۔ بستر کا کوئی خاص اہتمام نہیں ہوتا تھا کہ مسجد میں اگر آئے ہیں اور دعا کے لئے آئے ہیں تو زیادہ وقت دعاؤں میں ہی گزرے اور درود شریف بڑی کثرت سے پڑھا کرتے تھے۔ یہ ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے اعتکاف میں ان کے ایک دوست نے بتایا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو نظم ہے کہ ''اے خداوند من گناہم بخش'' ہر وقت ترنم سے پڑھتے رہتے تھے، گنگناتے تھے۔ ان کے ایک دوست نے لکھا ہے کہ انہوں نے کہا جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے نفس مطمئنہ پر ایک خطبہ دیا تھا یا درس میں بیان فرمایا تھا تو جب سے مَیں نے سنا ہے مَیں تو اس وقت سے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ نفس مطمئنہ نصیب ہو جائے۔ اور علاوہ ترجمہ کی خدمت کے شروع میں قائد خدام الاحمدیہ بھی رہے اور اس کے علاوہ نیشنل سیکرٹری سمعی بصری تھے ۔سیکرٹری تعلیم تھے۔ ریجنل ناظم انصار اللہ بھی رہے۔ ریڈنگ جماعت کے صدر کے طور پر خدمات ادا کرتے رہے۔ اور گزشتہ سال ان کو یہاں یوکے میں جماعت احمدیہ کے پریس سیکرٹری کا کام بھی مَیں نے سپرد کیا تھا۔ بڑی خوش اسلوبی سے انہوں نے اس کو نبھایا اور ان کے ساتھ کام کرنے والے ایک نوجوان نے مجھے لکھا کہ باوجود اس کے کہ مَیں ناتجربہ کار تھا، نوجوان تھا لیکن جب بھی مَیں نے ان کو کوئی مشورہ دیا تو بڑی عاجزی سے اس کو سنتے تھے۔ کبھی یہ نہیں کہا کہ تم کون ہو مشورہ دینے والے۔ اگر بہتر ہوتا تھا تو قبول کر لیتے تھے، نہیں تو بڑی حکمت سے سمجھا دیا کرتے تھے کہ اس میں یہ یہ نقصانات ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے، ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی اولاد کو بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور سب کو صبر عطا فرمائے۔